علم وعمل رحمت وہدایت کا ذریعہ

مولانا بدیع الزماںؒ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین اور آسمان کی تمام مخلوقات پر فضیلت اور برتری عطا فرمائی ہے جس پر قرآن مجید کی متعدد آیات شاہد ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: ''اور ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور خشکی اور دریا میں ان کو سواری دی اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے روزی دی اور بہت سی مخلوق پر ان کو فضیلت دی۔''

اپنے ظاہری جسد عنصری، اعضاء کی ساخت وتناسب اور شکل وصورت کے لحاظ سے بھی اس کو تمام عالم کی مخلوق سے ممتاز پیدا کیا۔ ارشاد فرمایا: ''انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر ہم نے پیدا کیا۔''

لیکن انسان کی اصل فضیلت و بزرگی کا مدار اس کی باطنی خوبیوں اور اخلاق حسنہ پر ہے، جن کو حاصل کرنے سے دوسری مخلوق عاجز اور معذور ہے، دنیا میں جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں کوئی باطنی خوبی نہیں ہوتی بلکہ حواس ظاہرہ سے پوری طرح استفادہ کرنے سے بھی وہ قاصر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اللہ نے تم کو نکالا تمہاری ماں کے پیٹ سے کہ نہیں جانتے تھے کسی چیز کو اور دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل تا کہ تم شکر ادا کرو۔''

ظاہری نشو ونما کے ساتھ ساتھ تدریجی طور پر اس کی وہ باطنی مخفی قوتیں بھی ارتقائی منازل طے کرتی جاتی ہیں جو اس میں ودیعت کی گئی ہیں، ان صلاحیتوں سے کام لینے اور روحانی کمالات، حاصل کرنے کی وجہ سے اس کا مقام اعلیٰ وارفع ہو جاتا ہے۔ درحقیقت روحانی کمالات کا مبداء وسرچشمہ صفتِ علم ہے، اس صفت عالی کے بغیر انسان نہ دنیوی مناصب واعزاز حاصل کرسکتا ہے اور نہ اخروی مدارج وکمالات تک، رسائی پاسکتا ہے، اسی صفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان اول (آدم علیہ السلام) کی فوقیت وفضیلت تمام ملائکہ مقربین پر ظاہر فرمائی اور یہی وہ حقیقی جوہر ہے کہ جب انسان اس سے تہی دامن ہوتا ہے تو چاہے دنیوی مال واسباب اور جاہ وحشم کا مالک ہی کیوں نہ ہو، حقیقی اور دائمی عزت کا مقام کبھی حاصل نہیں کرسکتا۔

ایک دفعہ شیخ سعدیؒ کے سامنے سے ایک جاہل شخص زرق و برق لباس فاخرہ زیب تن کئے بہترین اسپ تازی پر سوار گزر رہا تھا، اس کو دیکھ کر شیخ سعدیؒ نے کہا: ''عجلاً جسداً له خوار'' (ایک بچھڑے کا جسم ہے جس کے لئے گائے کی آواز ہے)

اسلامی نقطۂ نگاہ سے علم شریعت کا حاصل کرنا سب مقاصد سے اہم بلکہ تمام مقاصد کی روح ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصد دو چیزیں بتائیں، ایک علم ربانی کی تعلیم اور دوسری تکمیل اخلاق کی تعلیم، علم کے متعلق ارشاد فرمایا: ''مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' اور تکمیل اخلاق کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔''

حاصل یہ کہ بعثت نبی کا مقصد اول تعلیم علم اور دوسرا مقصد تربیت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں علم و اخلاق ہی پھیلانے کے لئے تشریف لائے، اسی لئے قرآن مجید کی سب سے پہلی آیت نازل ہوئی تو وہ تعلیم و تعلم ہی سے متعلق تھی۔ ارشاد خداوندی ہے: ''اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھو جس نے پیدا کیا ہے۔''

یعنی وہ علم پڑھو جس میں رب کا نام ہو اور جس سے معرفت حاصل ہو، جس علم سے خالق حقیقی کی معرفت اور تربیت اخلاق حاصل نہ ہو، وہ جہل سے بھی بدتر ہے۔ پھر علم سے مقصود وہ علم ہے جس علم کے فضائل قرآن و حدیث میں ذکر کئے گئے ہیں اور وہ وہی علم ہے جس پر عمل صالح کے ثمرات طیبہ مرتب ہوں، اس لئے کہ علم بے عمل دیوانگی اور عمل بے علم بیگانگی ہے۔

شیخ شبلیؒ کا ارشاد :......قرون اولیٰ میں سلف صالحین کے نزدیک علم و عمل لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے تھے، ان حضرات کی ساری محنتیں اور شب و روز کی تمام سرگرمیاں صرف رضائے الٰہی کے لئے ہوتی تھیں، شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں:

> ''میں نے چار استادوں کے سامنے بیٹھ کر چار ہزار حدیثیں پڑھی ہیں، ان میں سے صرف ایک حدیث کو عمل کے لئے منتخب کر لیا ہے، وہ حدیث یہ ہے: ''دنیا کے لئے اتنا کام کرو جتنا تو اس میں رہے گا اور آخرت کے لئے اتنا کام کر جتنا رہنا مقدر ہے اور اللہ کے لئے اتنا کام کر جتنا تو اس کا محتاج ہے اور دوزخ کے لئے اتنا کام کر جتنا تو اس کی تکلیف پر صبر کر سکتا ہے۔''

اس ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل یہ ہے کہ تمہیں بہت بڑا فقیہ اور عالم متبحر بننے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ کا مکتوب:......امام غزالیؒ نے اپنے ایک تلمیذ خاص کو مکتوب تحریر فرمایا جس میں نصائح کا بہت بڑا وافر ذخیرہ موجود ہے اس مکتوب سے چند اقتباسات یہاں نقل کئے جا رہے ہیں، جس کا ہر ایک جملہ اہل علم و ارباب نصیحت کے لئے سامان عبرت فراہم کرتا ہے۔ امام صاحبؒ فرماتے ہیں:

''بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فقط علم حاصل کر لینا کافی ہے، عمل کی ضرورت نہیں حالانکہ یہ بہت برا اعتقاد اور فلاسفہ کا مذہب ہے، سبحان اللہ اتنا تو جانتے ہو کہ جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل نہ کرے اس پر خدا کی حجت قائم ہو جاتی ہے کیا تم یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کو اس کے علم سے کچھ فائدہ نہ پہنچا ہوگا۔''

حضرت جنید بغدادیؒ سے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: ''عبادات وارشادات سب بے کار ہو گئے صرف ان چند رکعات نے فائدہ دیا جو کہ تہجد کے وقت پڑھ لیا کرتا تھا۔'' اس لئے میرے فرزند عزیز! اعمال صالحہ اور احوال فاضلہ سے تہی دست نہ رہنا چاہئے اور خوب یقین کر لینا چاہئے کہ عالم بے عمل ہرگز دستگیری نہیں کر سکتا، دیکھو اگر کسی جنگ آزمودہ سپاہی کے سامنے میدان میں کوئی شیر آجائے تو کیا بدون ہتھیار کے شیر سے بچ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، اسی طرح علم خواہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو، جب تک اس پر عمل نہیں کرو گے، مفید نہیں ہو سکتا۔''

امام غزالیؒ اسی مکتوب میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

''میرے فرزند! اگر تم کو فقط علم ہی کافی ہوتا اور عمل کی حاجت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا ہر شب آخری حصہ میں: ''ہے کوئی سوال کرنے والا...... ہے کوئی توبہ کرنے والا...... ہے کوئی مغفرت چاہنے والا''......فرمانا بے کار ہوتا۔

سنو! ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اچھا آدمی ہے کاش! تہجد کی نماز پڑھتا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا: ''رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ رات کو زیادہ سونا قیامت کے روز تہی دستی کا باعث ہوگا۔''

حضرت شقیق بلخیؒ اور حاتم اصمؒ کا مکالمہ :......حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے دور کے کبار اولیاء میں سے تھے، اپنے مرید خاص حاتم اصمؒ سے فرمایا: تم کتنی مدت سے میرے پاس رہتے ہو؟ عرض کیا: ۳۳ برس سے، فرمایا: اس عرصے میں تم نے کتنے علوم وفوائد حاصل کیے، عرض کیا: صرف آٹھ فائدے۔ حضرت شقیق بلخی نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے تو تمہاری تعلیم وتربیت میں عمر صرف کر دی اور تم نے صرف آٹھ فائدے حاصل کیے، مرید نے عرض کیا: جناب والا! میری تحصیل تو اسی قدر ہے جو عرض کر دی، اس سے زائد حاصل کرنے کی مجھے ضرورت بھی نہیں، مجھے یقین ہے میری نجات کے لئے اتنا ہی کافی

ہے،اس پر شقیق بلخیؒ نے فرمایا: اچھا بتاؤ وہ آٹھ فوائد کون سے ہیں، حاتم نے عرض کیا:

پہلا فائدہ:...... ''میں نے دیکھا، دنیا میں ہر شخص کو کوئی نہ کوئی چیز مرغوب ومطلوب ہوتی ہے، اس میں سے کوئی تو مرض الموت تک ساتھ دیتی ہے اور کوئی قبر تک، میں نے پورے تدبر کے ساتھ ایسا محبوب پسند کیا جو قبر میں بھی میرا مونس ہو، وہ عمل صالح ہے۔'' شقیق بلخیؒ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا۔

دوسرا فائدہ:...... میں نے دنیا میں سب کو خواہش نفس کا تابع پایا جب یہ آیت میری نگاہ سے گزری: ''جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش بد سے روکا، پس اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔'' مجھے یقین ہوگیا کہ قرآن مجید ہی سراسر حق ہے تو میں نے اپنے نفس کو ایسا قابو کیا کہ اس کے سارے پیچ وخم نکل گئے، یہاں تک کہ وہ اطاعت حق کے لئے مستعد ہوگیا۔ حضرت شقیق بلخیؒ نے فرمایا: ''اللہ تجھے برکت دے۔''

تیسرا فائدہ:...... میں نے دیکھا دنیا میں لوگ بڑی صعوبتوں اور تکالیف کے بعد کچھ سامان دنیا کا حاصل کرتے ہیں اور دل میں بڑے مسرور نظر آتے ہیں کہ ہم نے عجیب وغریب چیز حاصل کرلی ہے، جب یہ آیت کریمہ میں نے پڑھی: ''جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ ختم ہوجاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے، وہ باقی رہنے والا ہے۔'' تو میں نے اپنا سارا مال واسباب فی سبیل اللہ فقراء میں تقسیم کرکے اللہ کے پاس امانت رکھ دیا، اس توقع پر کہ وہ وہاں باقی رہے گا۔ حضرت شقیق بلخیؒ نے جواب دیا: بہت اچھا کیا۔

چوتھا فائدہ:...... دنیا میں کوئی اس پر فخر کرتا ہے کہ میرے اعزہ واقارب اور خدام بہت ہیں اور کوئی مال؛ اولاد کی کثرت پر نازاں ہے اور کوئی اپنی قوت وطاقت پر اتراتا ہے، میں نے جب یہ آیت پڑھی: ''جو تم میں متقی ہے بے شک وہ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا ہے۔'' تو میں نے یقین کرلیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد صحیح ہے اور اہل دنیا کے خیالات غلط۔ پس میں نے تقویٰ اختیار کیا تاکہ عند اللہ مجھے عزت کا مقام حاصل ہوجائے۔ شیخ بلخیؒ نے فرمایا: جزاک اللہ!

پانچواں فائدہ:...... میں نے بہت سے لوگوں کو از راہ حسد ایک دوسرے کی برائی کرتے دیکھا، کسی کو کسی کے جاہ ومنصب پر حسد تھا اور کسی کو دوسرے کے علم وفضل پر، میں نے یہ آیت پڑھی: ''ہم نے ان کے درمیان سامان عیش، دنیا کی زندگی میں تقسیم کردیا۔'' تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ ہر ایک مقسوم روز اول ہی سے مقدر ہوچکا ہے، اس میں کسی کا کوئی اختیار نہیں، تب میں اس تقسیم خداوندی پر راضی ہوگیا اور کسی کے ساتھ میرا حسد باقی نہیں رہا، سارے عالم سے میری صلح ہوگئی۔ شقیق بلخیؒ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا۔

چھٹا فائدہ:...... کسی نہ کسی سبب سے اکثر لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہوجاتے ہیں، میں نے یہ آیت

پڑھی: ''بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے، پس تم بھی اس کو دشمن سمجھو۔'' قرآن مجید سچ فرماتا ہے کہ بجز شیطان کے اور کسی کو دشمن حقیقی نہ بنانا چاہئے، اس بنا پر میں نے شیطان کو اپنا دشمن سمجھ کر ہر بات پر اس کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہوگیا، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ''اے اولاد آدم، کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرو، یقیناً وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے اور میری عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔'' حضرت شقیق بلخیؒ نے فرمایا: تم نے بہت خوب کیا۔

ساتواں فائدہ:...... میں نے لوگوں کو روزی کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہوئے حرام اور مشتبہ طریقوں میں مبتلا ہو کر ذلیل و رسوا ہوتے دیکھا تو میری نظر اس آیت پر پڑی: ''زمین میں جو بھی مخلوق ہے، ہر ایک کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔'' بس میں فکر ہو کر اللہ کی عبادت میں لگ گیا۔

آٹھواں فائدہ:...... میں نے دیکھا کہ لوگ کسی نہ کسی چیز پر بھروسہ کرتے ہیں، میں نے جب اس آیت پر غور کیا: ''جس شخص نے اللہ پر توکل کیا پس وہ اس کے لئے کافی ہے۔'' تو سب کو چھوڑ کر صرف اللہ پر اعتماد کر لیا، وہی میرے لئے کافی ہے۔ شقیق بلخیؒ نے فرمایا: ''اے حاتم، تم نے بہت ہی اچھا کیا، خدا تمہیں توفیق دے۔''

امام غزالیؒ کے اس طویل مکتوب کا حاصل یہ ہے کہ علم باعمل رحمت و ہدایت اور آخرت میں حقیقی اور دائمی عزت کا ضامن ہے اور علم بے عمل سراسر ضلالت اور عالم آخرت میں ابدی خسارہ اور محرومی کا پیش خیمہ ہے۔

☆......☆......☆

ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کی طبع کردہ

اکابر علمائے امت کی نادر و نایاب تحریرات

مجموعہ مقالات القرآن: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	احکام القرآن: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
مجموعہ مقالات سیرت: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	خلافت راشدہ: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
اسلام اور حدود و تعزیرات: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	مرآت الآیات: فہرست مواعظ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ
دلائل وجوب قربانی: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	نماز کے اہم مسائل: مواعظ تھانوی سے انتخاب
قواعد میراث: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	جمالیات جمیل ''شعری مجموعہ'': مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مدراس البلاغۃ: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	عکس جمیل ''سوانح مفتی جمیل احمد تھانوی'' مرتبہ: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی

ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی — ناظم — ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دار العلوم الاسلامیہ

291۔ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35422213

0323-4414100